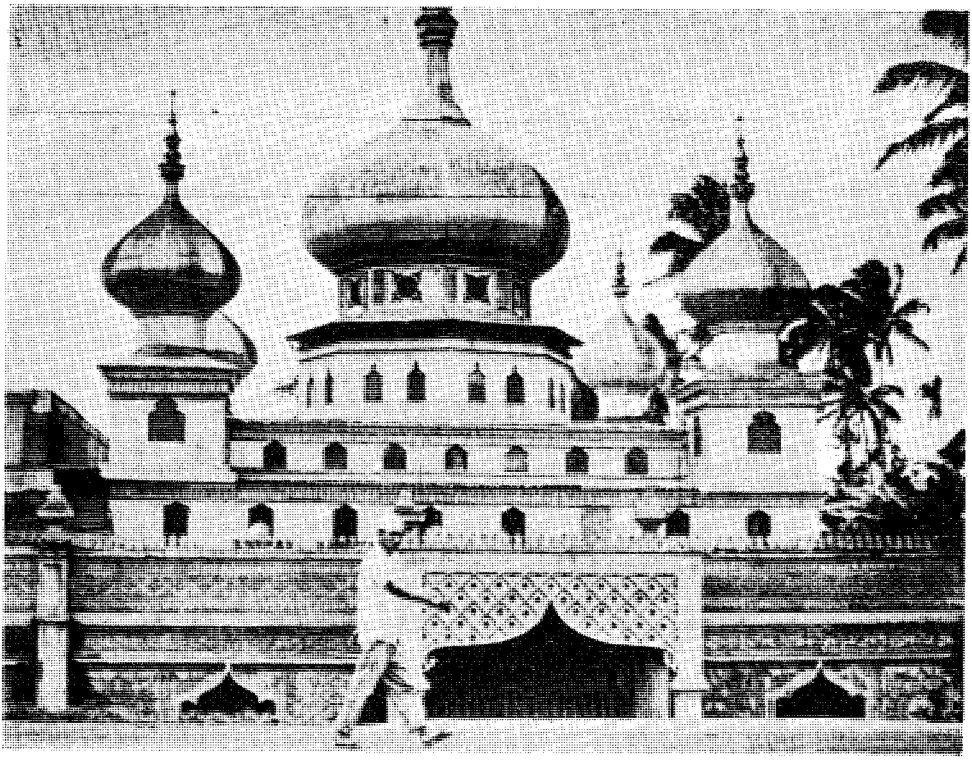

*
اراوی
شهر
سولو)
کی
مسجد
جامع
*

جزائر فلپائن میں اسلام کی مختصر تاریخ

سید قدرت اللہ فاطمی

دور جنوب مشرق کے سمندروں میں سونے کے جزیروں کے پائے جانے کی داستانیں ہندو اور بودھ دیو مالاؤں میں صدیوں سے چلی آرہی ہیں - رامائن ' مہا بھارت کتھا سرت ساگر اور بودھ جاتک کی اس کہانی نے بطلیموس(Ptolemy) کے جغرافیہ میں جگہ پائی - وہاں سے' یا اغلب یہ ہے کہ براہ راست ہندو اور بودھ ملاحوں اور سوداگروں کی زبانی یہ کہانی بحیرہ عرب اور خلیج فارس کے حوصلہ مند جہازرانوں تک پہنچی - وہ اس **جزیرۃ الذہب** کی تلاش میں سماترا

اور جاوا سے ہوتے ہوئے ان جزیروں کی طرف جانکلے جنھیں اب نیو گنی (New Guinea) یا ایرین (Irian) فجی، فلپین وغیرہ کہتے ہیں۔ ان جزیروں میں اس وقت وہ قوم آباد تھی جسے مغربیوں نے Polynesian کا نام دیا ہے۔ ساتویں اور آٹھویں صدی عیسوی کے لگ بھگ "بحری بدوؤں" کی یہ قوم اپنے مستقر کی تلاش میں ایک جزیرے سے دوسرے جزیرہ ہوتی ہوئی بحر الکاہل کو کھنگالتی پھر رہی تھی۔ اس کے ایک بڑے قبیلے یا سردار کا نام تھا "واکا واکا"۔ شروع کے یورپی سیاحوں کی روایت کے مطابق اس کے نام پر مغرب سے لیکر مشرق تک بحرالکاہل کے بہتیرے جزیرے موسوم تھے۔ عربوں نے اس نام کو معرّب کرکے جزیرۃ الوقواق یا جزیرۃ الواق واق بنا ڈالا - اور مشرقی افریقہ سے لیکر فجی اور فلپین تک کتنے ہی جزائر کو انہوں نے یہ طلسماتی نام بخش دیا۔ اس کی شہرت نے عربوں میں کچھ وہی حیثیت اختیار کرلی تھی جو سولھویں صدی عیسوی کے ہسپانوی اور دوسرے مغربی ملاحوں اور سیاحوں میں "ElDorado" کی تھی۔ سونے کی تلاش، حوصلہ مندی و جرات آزمائی کی للکار، دولت کی حرص میں اصل حقیقت کو دوسرے مہم جویوں سے چھپانے کی خواہش اور حقیقت و افسانہ کی آمیزش نے عرب جغرافیہ و سیاحت کی کتابوں میں واق واق نامی جزیروں کے حالات کو ایک چیستان بنا ڈالا ہے - لیکن اتنی بات یقینی ہے کہ ان میں وہ جزائر بھی شامل تھے، جنھیں اب ہسپانیہ کے جلاد بادشاہ فلپ[1] دوم کے نام پر فیلپین (Philippine) کہتے ہیں۔ چونکہ یہ جزیرے چین کے قریب واقع تھے اور جاوا کے آباد و شاداب جزیرے سے ہوکر چین جانے کا دروازہ تھے، اس لئے عرب انھیں واق واق الصین اور ابواب الصین بھی کہتے تھے۔

غرض، ان مختلف ناموں کے تحت، نویں صدی عیسوی کے وسط سے، عربوں کے جغرافیائی ادب میں ان جزائر کے رومانوی حالات ملتے ہیں، جن میں سب سے زیادہ زور اس بات پر ہے کہ ان جزیروں میں سونا بکثرت ہے۔ اس کی اس قدر بہتات ہے کہ یہاں کے کتوں کے گلوں میں بھی سونے کے پٹے ہوتے ہیں!

عرب تاجر سونے کی تلاش میں یہاں آئے یا بعض صورتوں میں چین کی عظیم تجارتی منڈی کو جاتے ہوئے یہاں سے گذرے، لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

نقشہ جزائر فلپین

وہ یہاں ابتداً زیادہ عرصے کے لئے نہیں ٹھہرے - اسی لئے یہاں چودھویں صدی عیسوی سےقبل کے عرب اثرات نہیں پائے جاتے - سنہ ۱۳۸۰ء میں شریف مخدوم نام (یا غالباً لقب) کے ایک عربی‌النسل مبلغ فیلیپین کے سولو (Sulu) نامی مجمع الجزائر کے ایک جزیرہ سیمونول (Simunul) میں تشریف لائے۔ ان کے لقب مخدوم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ صوفی بزرگوں میں سے تھے - اس زمانے میں مشرقی ہند کے (جس کا بڑا حصہ اب مشرقی پاکستان ہے) اکابر صوفیا اسی لقب سے مشہور تھے۔ مخدوم صاحب کو تبلیغ اسلام میں خاصی کامیابی حاصل ہوئی۔ لیکن ان کے ادھورے کام کی تکمیل کا شرف سماترا کے شہزادے، راجہ باگنڈا کو حاصل ہوا۔ سماترا میں چاٹگام کے ایک اور مخدوم، جہاں شاہ نامی کی بدولت

تیرھویں صدی عیسوی کے آغاز ھی میں اسلامی سلطنت کی بنیاد پڑچکی تھی -
اس سلطنت کے چشم و چراغ نے اسلام کا نور '' سولو '' کے تمام جزائر میں پھیلادیا
اور یہاں مسلم حکومت قائم کر ڈالی - راجہ باگنڈا نے اپنی شہزادی کی شادی
شریف ابو بکر نامی ایک سید زادے سے کی جو ایک اچھے عالم دین تھے - راجہ
کے انتقال کے بعد شریف ابو بکر تخت نشین ھوئے - ان کے زمانے میں حکومت
کا نظم و نسق اسلامی سلطنت کے نہج پر استوار ھوا - اور خود انھوں نے اپنے
لئے راجہ کی جگہ سلطان کا لقب اختیار کیا - انھوں نے سنہ ۱۴۵۰ء سے سنہ ۱۴۸۰ء
تک حکومت کی - ان کے زمانۂ حکومت میں جزیرہ نمائے ملایا کی جنوبی ریاست
جو ھور کے ایک درباری فلپین کے جزیروں کی طرف چل نکلے - ان کا نام
شریف محمد کبنگ سوان (Kabungswan) تھا - یہ حضرموت کے عربوں کے اس
گھرانے سے تعلق رکھتے تھے جو ملایا میں آباد ھو گیا تھا - سنہ ۱۴۷۳ء میں
انھوں نے سولو کے جنوب مشرق کے منڈناؤ (Mindanao) نامی مجمع الجزائر میں
کوٹ باتو (Cotabato) مقام کو اپنا مستقر بنایا - اور وھاں سے منڈناؤ کے
سارے جنوبی جزیروں میں اسلام کی اشاعت کی - ان کی کامیابی کو دیکھتے
ھوئے حضرموت کے حوصلہ مند عربوں نے خاصی تعداد میں منڈناؤ کے جزیروں کا
رخ کیا - ان میں شریف علوی خاص طور پر ممتاز ھیں - کیونکہ منڈناؤ کے
شمالی جزائر میں اسلام کی تبلیغ بیشتر ان کی بدولت ھوئی ھے - غرض اس طرح
پندرھویں صدی عیسوی کے اواخر تک اسلام کو سولو اور منڈناؤ کے مجمع الجزائر
میں استحکام حاصل ھوچکا تھا -

سولو اور منڈناؤ کی مسلم سلطنتیں شمال اور مشرق کے جزائر کی طرف پھیلنے
کی کوشش میں مصروف تھیں کہ سنہ ۱۵۲۱ء میں مغرب کا قدم ان جزیروں
تک آپہنچا - مشہور پرتگیزی جہازران فرڈیننڈ میگلن (FerdinandMagellan)
نے دنیا کی تاریخ میں پہلی بار کرۂ ارض کے گرد جہازرانی کی عظیم حوصلہ مندانہ
کوشش کی - اسپین کے حکمرانوں کی حمایت حاصل کرکے بحر اطلانتک کو پار
کرتا، جنوبی امریکہ کے ممالک اور آبی گذر گاھوں کو دریافت کرتا، دنیا کی
تاریخ میں پہلی بار مشرق کی طرف سے بحر الکاھل کا سینہ چیرتا ھوا وہ منڈناؤ
کے قریب سیبو (Cebu) نامی جزیرے پر لنگر انداز ھوا - سونے کے ان جزیروں

نے اس بہادر مگر لالچی جہازران کا دامن تھام لیا اور یہیں وہ مقامی باشندوں سے لڑتا ہوا مارا گیا ۔

میگلن نے خود تو جان دے دی لیکن ہسپانوی استعمار پسندں کے لئے اس نے سونے کے ان جزیروں کا راستہ کھول دیا - یہ وہ زمانہ تھا جب کہ ہسپانویوں نے مسلمانوں پر تازہ تازہ فتح حاصل کی تھی - اس فتح کے نشہ میں سرشار ہو کر وہ تمام دنیا پر اپنی حکومت قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے - جس کے لئے انہوں نے اپنا مضبوط بیڑا بنایا تھا جو آرمڈا (Armada) کے نام سے مشہور ہے - چنانچہ مشرق بعید کے ان دور افتادہ جزیروں پر انہوں نے اپنا تسلط قائم کرنا شروع کیا - شمال اور مشرق کے ان جزائر میں جہاں ابھی تک اسلام کی روشنی نہیں پہنچی تھی ۔ ہسپانوی اپنے استعماری ارادوں میں کامیاب ہوئے - لیکن منڈناؤ اور سولو کے مسلمانوں نے ہسپانوی غلامی قبول کرنے سے انکار کردیا - اور سنہ ۱۵۲۱ء سے سنہ ۱۸۹۸ء تک وہ مسلسل ہسپانوی صلیبیوں سے جہاد میں مصروف رہے - پونے چار سو سال کے طویل عرصے کا یہ جہاد

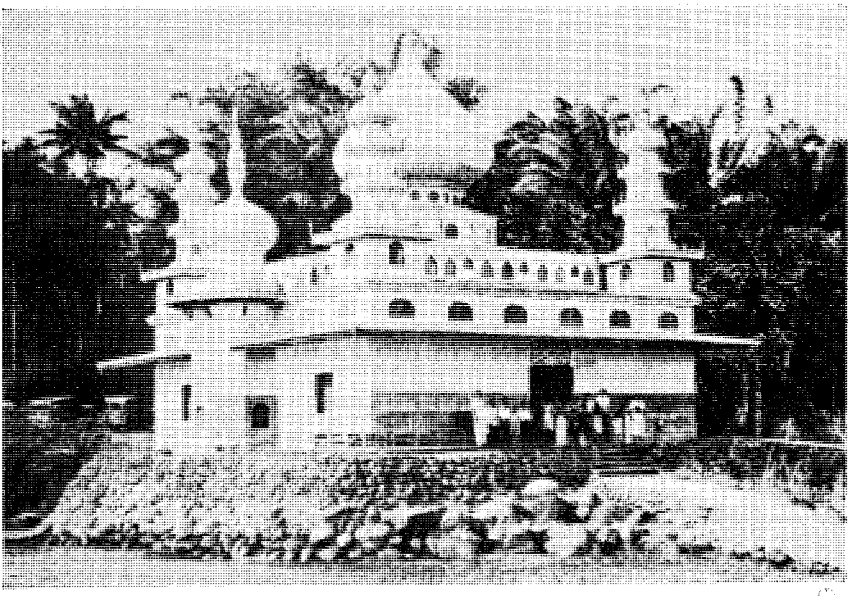

ساراوی شہر (سولو) کی مسجد جدید

اسلام کی تاریخ میں اپنی نظیر نہیں رکھتا - ہسپانوی صلیبی بہترین مادی وسائل سےلیس تھے، یہ وہی ہسپانوی تھے جنھوں نے قرطبہ، غرناطہ و اشبیلیہ کی عرب سلطنت کو اس طرح جڑ سے اکھاڑ پھینکا تھا کہ اسپین میں اسلام کا کوئی کلمہ گو زندہ نہ بچا تھا - انھی نے پرتگال ، بلجیم ، مغربی افریقہ کے سواحل اور جنوبی امریکہ کے پورے بر اعظم پر اپنی حکومت قائم کرکے تاریخ عالم کی وسیع ترین سلطنت کی بنیاد ڈال لی تھی- اپنے زمانہ کے ان نمرودوں کے مقابلے میں منڈناؤ اور سولو کے نو مسلم ملاح اور مچھیرے، مچھروں سےزیادہ حیثیت نہیں رکھتے تھے -

لیکن بحری قزّاق (Pirate) کہلانے والے ان ہی ملاحوں اور مچھیروں کے ہاتھوں انہیں زک اٹھانی پڑی - تقریباً چار صدی کی طویل لڑائیوں نے فلپین کے ہسپانوی حکمرانوں کو ایسا کمزور کردیا تھا کہ سنہ ۱۸۹۸ء کی امریکی ہسپانوی جنگ میں انھیں امریکہ کے ہاتھوں شکست کھانی پڑی اور فلپین کے جزیرے اسپین کے تسلط سے نکل کر امریکہ کے چنگل میں جاپھنسے -

فلپین کے مسلمان اتنا عرصہ تن تنہا صلیبیوں کے خلاف لڑتے رہے - دنیائے اسلام کا اتحاد، اسلامی اخوت، بین اسلامی قوت اور خلافت اسلامیہ میں سے کوئی چیز ان کے کام نہ آئی - مسلمان اہل قلم اور ارباب فکر الحمرا اور مدینۃالزہرا کے رومانوی خواب دیکھتے رہے اور اسپین میں اموی "خلافت" کی فتوحات پر اپنا زور قلم صرف کرتے رہے، لیکن ان ہسپانوی مستبدوں کے خلاف پونے چار سو سال تک مصروف جہاد رہنے والوں کے حق میں ان کے پاس دو دعائیہ کلمات بھی نہ تھے - چنانچہ وہی ہوا جو ہونا چاہئے تھا - منڈناؤ اور سولو کے مسلم سلاطین نے امریکہ کی اٹی اور نسبتاً صلح جو طاقت کے آگےسرتسلیم خم کردیا - اپنے ایمان اور اپنی انفرادیت کو قائم رکھنے میں وہ یقیناً کامیاب رہے- لیکن اس کے لئے انھیں بڑی قیمت دینی پڑی تھی- ان کے ہمسایہ قبائل نے ہسپانوی اقتدار قبول کرکے نہ صرف مغربی عیسائیت اور معاشرت اختیار کرلی تھی بلکہ مغربی علوم سے بھی مستفید ہوئے تھے - اور امریکی اقتدار کے زمانے میں ان ہی عیسائیوں نے انگریزی علوم اور امریکی معیشت کے فوائد حاصل کئے -

فلپین کے مسلمان (جو دنیا کے دوسرے سرے پر رہنے والے مراکشی مسلمانوں سے مذہبی نسبت رکھنے کے سبب ہسپانویوں کے لئے ' مورو ' 'Moro' تھے اور اسی نام سے اب تک وہ عام طور پر پہچانے جاتے ہیں) مغربی مسیحیت اور مغربی تمدن سے تنفر کے باعث مغربی علوم اور اس کی لائی ہوئی ترقیوں سے بھی محروم رہے اور آج معاشی و معاشرتی طور پر اپنے ہم وطنوں میں سب سے زیادہ پس ماندہ ہیں ۔

فلپین میں قومیت کی نئی لہر نے فلپین کے بہت سے سنجیدہ مسیحی مؤرخوں اور مفکروں کو اس بات پر مجبور کیا ہے کہ وہ اپنے ان ہم وطنوں کو خراج عقیدت پیش کریں جنھوں نے مغربی استعمار کے آگے چار طویل صدیوں تک علم بغاوت بلند رکھا تھا ۔ وہ اس جذبۂ احسان مندی کے تحت ان ' مورو ' مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ میں ان کا ہاتھ بٹانا چاہتے ہیں اور اس جذبے کے تحت انھوں نے چند مسلمانوں کو اعلیٰ منصب دئیے ہیں اور ابھی حال ہی میں منڈناؤ میں ان کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ایک یونیورسٹی قائم کرنے میں مدد دی ہے ۔ لیکن ابھی عالمگیر اسلامی برادری کو اپنی پچھلی غفلتوں کی تلافی کرنی ہے ۔

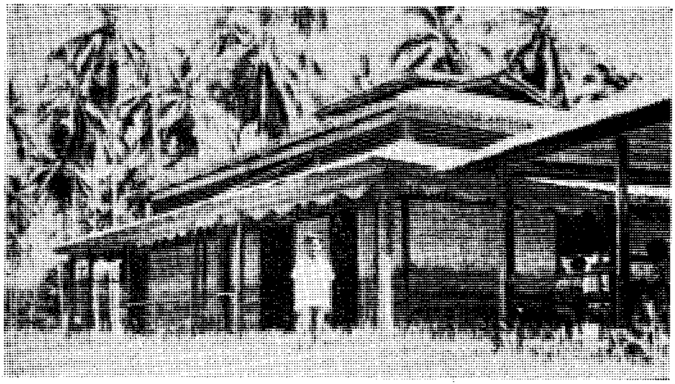

کوٹ باتو کے قریب ایک پرانی مسجد

مختصر و منتخب کتابیات

۱ - بزرگ بن شہریار : **عجائب الهند برها و بحرها** ''مصر'' ۱۹۰۸ء

۲ - الدمشقی : **نخبۃ الدهر فی عجائب البر و البحر**، لیزگ ۱۹۲۳ء

۳ - ابن الوردی : **خریدۃ العجائب و فریدۃ الغرائب** 'مصر' ۱۳۰۰ھ

4. Saleeby, Najeeb M., *The History of Sulu*, Manila, 1908.
5. ,, ,, *Studies in Moro History, Laws and Religions*, Manila, 1905.
6. Hurely, Victor, *Swish of the Kris : The Story of the Moros*, New York, 1936.
7. Orosa, Sixto Y., *The Sulu Archipelago and its people*, New York, 1923.
8. Arnold, T. W., *The Preaching of Islam*, Lahore, 1961.
9. Zaide, G. F., *Philippine : Political and Cultural History*, Manila, 1953.
10. Gowing, Peter G., *Mosque and Moro : A Study of Muslims in the Philippines*, Manila, 1964.

Pictures by Courtesy of
Rev. Peter G. Gowing, author of
Mosque and Moro : A study of Muslims in the Philippines.